بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ النحل

(۴)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اَوَلَمۡ یَرَوۡا اِلٰی مَا خَلَقَ اللّٰہُ مِنۡ شَیۡءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ عَنِ الۡیَمِیۡنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰہِ وَہُمۡ دٰخِرُوۡنَ ﴿۴۸﴾ وَلِلّٰہِ یَسۡجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ

اللہ نے جو چیز بھی پیدا کی ہے، کیا یہ اُس کو نہیں دیکھتے کہ اُس کے سایے اللہ کو سجدہ کرتے ہوئے[۲۷] دائیں اور بائیں سے پلٹتے ہیں اور (جن کے یہ سایے ہیں)، اُن پر بھی فروتنی طاری ہوتی ہے[۲۸]۔ (حقیقت یہ ہے کہ) زمین اور آسمانوں میں جتنے جان دار ہیں، وہ سب خدا ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور

۲۷۔ ہر چیز کا سایہ زمین پر بچھا رہتا ہے۔ اِسی کو یہاں سجدے سے تعبیر فرمایا ہے۔ یہ اِس بات کا علامتی اظہار ہے کہ ہر چیز طوعاً و کرہاً خدا ہی کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ آگے اِسی کی وضاحت ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

> ’’...یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ سایے کا یہ سجدہ سورج کی بالکل مخالف سمت میں ہوتا ہے۔ سورج اگر پورب کی طرف ہے تو سایہ پچھّم کی طرف پھیلے گا اور اگر سورج پچھّم کی طرف ہے تو سایے کا پھیلاؤ پورب کی طرف ہوگا۔ یہ ایک لطیف اشارہ ہے اِس حقیقت کی طرف کہ سایے کی فطرت ابراہیمی ہے۔ آفتاب پرستی سے اُس کو عار ہے۔‘‘
> (تدبرقرآن ۴/ ۴۱۶)

۲۸۔ یعنی عاجز و درماندہ، یہاں تک کہ اُن میں سے کوئی اگر خدا سے اکڑتا بھی ہے تو جس وقت اکڑتا ہے، حقیقت

مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَلَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَهُ الدِّيْنُ وَاصِبًا اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾

وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَيْهِ تَجْئَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لِيَكْفُرُوْا بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ

(خدا کے) فرشتے بھی، وہ کبھی سرتابی نہیں کرتے۔ وہ اپنے اوپر اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جس کا اُنھیں حکم دیا جاتا ہے۔ ۴۸-۵۰

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اللہ نے فرمایا ہے کہ دو معبود نہ ٹھیراؤ، وہ ایک ہی معبود ہے، اِس لیے مجھی سے ڈرو۔ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، اُسی کا ہے اور اُسی کی اطاعت ہمیشہ لازم ہے۔ پھر کیا اللہ کے سوا اوروں سے ڈرتے ہو؟[۲۹] ۵۱-۵۲

تمھیں جو نعمت بھی ملی ہوئی ہے، اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ پھر جب کوئی تکلیف تم کو پہنچتی ہے تو فریاد بھی اُسی سے کرتے ہو۔[۳۰] پھر جب اللہ وہ تکلیف تم سے دور کر دیتا ہے تو اُسی وقت تم میں سے کچھ لوگ اپنے پروردگار کے شریک ٹھیرانے لگتے ہیں تاکہ جو نعمتیں ہم نے اُن کو دی ہیں، اُن کی ناشکری

کی نگاہ سے دیکھیے تو عین اُسی وقت اپنے پورے وجود سے خدا کے سامنے جھکا ہوا ہوتا ہے۔ اِس لیے کہ جس دائرے میں اُسے اختیار نہیں دیا گیا، اُس میں وہ ادنیٰ درجے میں بھی خدا کے کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔

۲۹؎ اوپر توحید کی تکوینی دلیل بیان ہوئی ہے۔ اُس کے بعد اب یہ اُسی کے حق میں خود خدا کی شہادت کا حوالہ دیا ہے جو اُس کے پیغمبروں اور اُس کی کتابوں کے ذریعے سے لوگوں کو پہنچی ہے۔

۳۰؎ یہ توحید کی انفسی دلیل ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

فَتَمَتَّعُوْا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَيَجْعَلُوْنَ لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ
تَاللّٰهِ لَتُسْئَلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿۵۶﴾

وَيَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ وَلَهُمْ مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ
بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿۵۸﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا
بُشِّرَ بِهٖ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ يَدُسُّهٗ فِى التُّرَابِ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿۵۹﴾

کریں۔ سو چند دن عیش کر لو، پھر عنقریب تم جان لو گے۔ اور جن کے بارے میں اِنھیں کچھ علم نہیں ہے،[۳۱] یہ اُن کا حصہ بھی اُن چیزوں میں لگاتے ہیں جو ہم نے اِنھیں عطا کی ہیں۔[۳۲] خدا کی قسم، جو افترا تم کر رہے ہو، اُس کی تم سے ضرور باز پرس ہونی ہے۔ ۵۳-۵۶

یہ اللہ کے لیے بیٹیاں ٹھیراتے ہیں۔ سبحان اللہ، (خدا کے لیے بیٹیاں) اور اِن کے لیے جو یہ چاہیں۔ جب اِن میں سے کسی کو بیٹی کی خوش خبری دی جائے تو اُس کا چہرہ سیاہ پڑ جائے، وہ جی میں گھٹتا رہے، اُس کی عار کے مارے جس کی خوش خبری دی گئی، لوگوں سے چھپتا پھرے، سوچے کہ اُس کو ذلت کے ساتھ رکھ چھوڑے یا اُس کو مٹی میں دبا دے ـــــ افسوس، کیا ہی بُرا فیصلہ ہے جو یہ کرتے ہیں۔[۳۳]

”... یہ دلیل ہے اِس بات کی کہ اصل فطرت کے اندر صرف ایک ہی خدا کا شعور ہے۔ یہ دوسرے دیوی دیوتا جو تم نے بنا رکھے ہیں، اصل فطرت کے اندر اِن کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ چنانچہ جب کسی حقیقی پریشانی کا وقت آتا ہے تو یہ سارے بناوٹی دیوی دیوتا غائب ہو جاتے ہیں، صرف ایک ہی خدا باقی رہ جاتا ہے جس کا اعتقاد اصل فطرت کے اندر ودیعت ہے۔“

(تدبر قرآن ۴/ ۴۱۷)

۳۱؎ یعنی دیوی دیوتا جن کے بارے میں یہ جو کچھ کہتے ہیں، بغیر کسی علم کے کہتے ہیں۔

۳۲؎ یہ اُس مقرر حصے کا ذکر ہے جو یہ لوگ اپنے دیوی دیوتاؤں کی نذر، نیاز اور بھینٹ کے لیے الگ نکال رکھتے تھے۔

۳۳؎ مطلب یہ ہے کہ خدا کے لیے اولاد تجویز کرنا بجاے خود شدید جہالت ہے، مگر اِن کی بلادت کا یہ حال ہے کہ اُس چیز کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں، جسے اپنے لیے اِس قدر ناپسندیدہ سمجھتے ہیں۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

لِلَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ مَثَلُ السَّوۡءِ وَلِلّٰہِ الۡمَثَلُ الۡاَعۡلٰی وَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۶۰﴾
وَلَوۡیُؤَاخِذُ اللّٰہُ النَّاسَ بِظُلۡمِھِمۡ مَّا تَرَکَ عَلَیۡھَا مِنۡ دَآبَّۃٍ وَّلٰکِنۡ یُّؤَخِّرُھُمۡ
اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاِذَا جَآءَ اَجَلُھُمۡ لَا یَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَۃً وَّلَا یَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۶۱﴾
وَیَجۡعَلُوۡنَ لِلّٰہِ مَا یَکۡرَھُوۡنَ وَتَصِفُ اَلۡسِنَتُھُمُ الۡکَذِبَ اَنَّ لَھُمُ الۡحُسۡنٰی
لَا جَرَمَ اَنَّ لَھُمُ النَّارَ وَاَنَّھُمۡ مُّفۡرَطُوۡنَ ﴿۶۲﴾

(حقیقت یہ ہے کہ) بری تمثیل کے لائق تو وہ لوگ ہیں جو آخرت کو نہیں مانتے۔ اللہ کے لیے تو سب سے برتر تمثیلیں ہیں[۳۴]۔ وہ زبردست ہے، بڑی حکمت والا ہے۔۵۷-۶۰

اگر اللہ لوگوں کے ظلم[۳۵] پر فوراً اُنھیں پکڑ لیتا تو زمین پر کسی جان دار کو نہ چھوڑتا، لیکن (اُس کا قاعدہ ہے کہ) وہ ایک مقرر وقت تک اُنھیں مہلت دیتا ہے۔ پھر جب اُن کا وہ مقرر وقت آ جائے گا تو وہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکیں گے اور نہ آگے بڑھ سکیں گے۔۶۱

یہ اللہ کے لیے وہ چیزیں تجویز کر رہے ہیں جو خود اپنے لیے پسند نہیں کرتے اور اِن کی زبانیں جھوٹ کہتی ہیں کہ اِن کے لیے (آگے بھی) بھلائی ہے[۳۶]۔ اِن کے لیے لازماً دوزخ ہے اور یہ اُسی میں پڑے چھوڑ دیے جائیں گے۔۶۲

۳۴؎ خدا کے صفات و افعال کو سمجھانے کے لیے کوئی تمثیل بیان کی جائے تو اُسے اعلیٰ سے اعلیٰ ہونا چاہیے، اِس لیے کہ یہی اُس کے شایان شان ہے۔ یہ علم و نظر کی موت ہے کہ خدا اور بندوں کے تعلق کو بیٹوں اور بیٹیوں کے ذریعے سے سمجھا اور سمجھایا جائے۔ قرآن نے یہ اِسی نوعیت کی حماقتوں پر تبصرہ کیا ہے۔

۳۵؎ اِس سے مراد وہی کفر و شرک ہے جس کا ذکر پیچھے سے چلا آ رہا ہے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

> ’’’ظُلۡم‘ کے اصل معنی حق تلفی کے ہیں۔ چونکہ شرک و کفر سب سے بڑی حق تلفی ہے، جس کا ارتکاب کر کے بندہ اپنے رب کے سب سے بڑے حق کو بھی تلف کرتا ہے اور خود اپنی جان پر بھی سب سے بڑا ظلم ڈھاتا ہے، اِس وجہ سے قرآن نے جگہ جگہ کفر و شرک کو ظلم سے تعبیر کیا ہے۔‘‘ (تدبر قرآن ۴/ ۴۲۰)

۳۶؎ یہ بات، ظاہر ہے کہ وہ اُنھی دیویوں کے اعتماد پر کہتے تھے جنھیں وہ خدا کی بیٹیاں قرار دے کر پوجتے تھے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓی اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِيُّهُمُ الْيَوْمَ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٦٣﴾

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٦٤﴾

خدا کی قسم، (اے پیغمبر)، ہم نے تم سے پہلے بھی بہت سی قوموں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے اُن کے اعمال بھی (اِسی طرح) اُنھیں اچھے کر کے دکھا دیے۔ سو اب وہی اُن کا ساتھی ہے اور اُن کے لیے ایک دردناک عذاب ہے۔ ٦٣

(یہ نہیں مانتے تو اِس کی کوئی ذمہ داری تم پر نہیں ہے)۔ ہم نے یہ کتاب صرف اِس لیے تم پر اتاری ہے کہ (اِس کے ذریعے سے) تم وہ چیز اِن پر اچھی طرح واضح کر دو جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں اور (اِس لیے کہ) یہ اُن لوگوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہو[٣٧] جو اِس کو مان لیں۔ ٦٤

---

٣٧ یعنی ہدایت آغاز کے لحاظ سے اور رحمت انجام کے لحاظ سے۔

[باقی]

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org